

از عدالت اعظمیٰ

ریاست اتر پردیش اور دیگر

بنام

راجہ سید محمد سعادت علی خان۔

(ایس کے داس، ایم، ہدایت اللہ اور جے سی شاہ، جسٹسز۔)

زرعی انکم ٹیکس۔ اضافی کلکٹر۔ اختیارِ تشخیص ترمیم شدہ قانون جو ترمیم شدہ دفعات کو پس منظر اثر دیتا ہے۔ ترمیم شدہ قانون میں جائزے کے لیے التزام۔ اگر اپیلٹ عدالت کے اختیارات کو متاثر کرتا ہے۔ متحدہ صوبے زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1949 (1949 کا یو پی III)۔ متحدہ صوبے لینڈ ریونیو ایکٹ، 1901 (1901 کا یو پی III)۔

متحدہ صوبے زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1949 نے ریاست کے اندر زرعی آمدنی پر ٹیکس عائد کرنے کا اختیار دیا، اور زرعی انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس ٹیکس دہندہ کی پچھلے سال کی کل زرعی آمدنی پر وصول کیا گیا۔ ایکٹ کے مقاصد کے لیے کلکٹر اور اسٹنٹ کلکٹر کو ان کے متعلقہ محصولات کے دائرہ اختیار میں جائز حقوق کا تعین کرنے والا قرار دیا گیا تھا اور "کلکٹر" کے اظہار کا وہی معنی ہونا تھا جو یونائیٹڈ پروونس لینڈ ریونیو ایکٹ 1901 میں ہے۔ حکومت کی طرف سے بنائے گئے قوانین کے تحت دفعہ 44 ایک سے زیادہ تشخیص کرنے والے اتھارٹی کے دائرہ اختیار میں زرعی آمدنی رکھنے والے ٹیکس دہندہ کا اندازہ اس ضلع کے کلکٹر کے ذریعے کیا جانا تھا جس میں وہ مستقل طور پر مقیم تھا۔ اتر پردیش کی ریاستی حکومت نے مسٹر کے سی چودھری کو ذیلی دفعہ 14(a) کے تحت مقرر کیا۔ یونائیٹڈ پروونس لینڈ ریونیو ایکٹ، 1901 کے تحت ضلع بہرائچ میں ایڈیشنل کلکٹر بننے کے لیے اور اسے تمام اختیارات استعمال کرنے اور کلکٹر کے تمام فرائض انجام دینے کا اختیار دیا گیا۔ تحت کلکٹر کے اختیارات کو استعمال کرنے کا دعویٰ کرنا دفعہ 14، 1949 کے یونائیٹڈ پروونس زرعی آمدنی ٹیکس ایکٹ کے تحت انہوں نے ریاست اتر پردیش کے دو اضلاع، یعنی بہرائچ اور کھیری میں زمین کی ملکیت رکھنے والے ٹیکس دہندہ کی خالص زرعی آمدنی کا تخمینہ 0-10-110، 81، 12 پر لگایا اور اسے ادا کرنے کا حکم دیا۔ 0-1-2-36، 390 بطور زرعی انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس۔ اس حکم کے جواز کو ٹیکس دہندہ نے آئین

کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک درخواست کے ذریعے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا اور ہائی کورٹ نے ایڈیشنل کلکٹر کے اس حکم کو کالعدم قرار دے دیا جس میں کہا گیا تھا کہ سعادت علی خان کا کوئی "اضافی علاقائی" دائرہ اختیار نہیں ہے جس کا استعمال کلکٹر نے ان معاملات میں تشخیص کرنے والے اتھارٹی کے طور پر کیا تھا جہاں ٹیکس دہندہ کی جائیداد کئی اضلاع میں واقع تھی اور اس طرح زرعی انکم ٹیکس کا اندازہ لگانے کے لیے اس کی طرف سے کی گئی کارروائی غیر مجاز تھی۔ ہائی کورٹ کا فیصلہ سنائے جانے کے بعد ریاستی مقننہ نے 1956 کے ایکٹ XIV کے ذریعے متحدہ صوبے زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1949 میں ترمیم کی، جس میں ترمیم شدہ دفعات کو ماضی سے متعلق عمل دیا گیا۔ ترمیم شدہ قانون نے یہ نافذ کیا کہ 1901 کے ایکٹ III کے تحت کلکٹر کے اختیارات کے ساتھ ایک ایڈیشنل کلکٹر کی طرف سے منعقد تشخیص کی کارروائی کو ہمیشہ مناسب طریقے سے لیا گیا سمجھا جانا چاہئے۔ ریاستی حکومت نے ہائی کورٹ کے سامنے اس کے تحت ایک درخواست زبردفعہ 11 جمع کرائی اس کے فیصلے پر نظر ثانی کے لیے ترمیم شدہ قانون کا لیکن اسے مسترد کر دیا گیا۔ خصوصی اجازت کے ذریعے ریاستی حکومت کی اپیل پر،

فیصلہ کیا گیا کہ ایڈیشنل کلکٹر متحدہ صوبے زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1949 کے تحت زرعی انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس ادا کرنے کے لیے ٹیکس دہندہ کی ذمہ داری کا اندازہ لگانے کا اہل ہے۔

اپیل کی عدالت کو لازمی طور پر اس قانون کو نافذ کرنا چاہیے جیسا کہ اپیل کی سماعت کے وقت تھا اگر سماعت سے پہلے کسی بھی مرحلے پر قانون میں ترمیم کی گئی تھی جس میں کسی اتھارٹی یا ٹریبونل کو اس حکم سے جس کے تحت اپیل دائر کی گئی ہے، دائرہ اختیار جس کا اس میں اصل میں فقدان تھا۔ ترمیم شدہ قانون کے مطابق اپیل سے نمٹنے کا اپیلٹ عدالت کا اختیار جائزے کے التزام سے متاثر نہیں ہوتا جیسا کہ اس میں موجود ہے۔

ترمیم شدہ قانون کا دوم۔

شہری اپیل کا عدالتی فیصلہ: سول اپیل نمبر 306-1957 .

دیوانی متفرقہ درخواست 59 سال 1954 میں الہ آباد ہائی کورٹ (لکھنؤ بنچ) لکھنؤ

کے 28 اپریل 1955 کے فیصلے اور حکم سے اپیل -

اپیل گزاروں کے لیے سی۔ بی۔ اگروالا، سی۔ پی۔ لال اور جی۔ این۔ دکشت۔

جو ابد ہندوگان کی طرف سے ایس پی سنہا اور بی آر ایل آئیگر۔ تاریخ فیصلہ:

28 جولائی 1960 عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا :

جسٹس شاہ: راجہ سید محمد سعادت علی خان، جنہیں اس کے بعد "ٹیکس دہندہ" کہا جائے گا، ریاست اتر پردیش کے ضلع بہرائچ اور دیگر تعلقہ نان پورہ اور ریاست پنجم میں ضلع کھیری میں تعلقہ محمد کا مالک ہے۔ متحدہ صوبوں کی مقننہ نے متحدہ صوبے زرعی محمد انکم ٹیکس ایکٹ، 1949 کا ایکٹ III نافذ کیا، جس میں ریاست کے اندر زرعی آمدنی پر ٹیکس عائد کرنے کا اختیار دیا گیا۔ دفعہ 13 ایکٹ کے، زرعی آمدنی ٹیکس اور اس میں متعین کردہ شرحوں پر سپر ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری ہر شخص کی پچھلے سال کی کل زرعی آمدنی پر عائد کی گئی تھی۔ دفعہ 14، کلکٹر اور اسٹنٹ کلکٹر ایکٹ کے مقاصد کے لیے تھے جنہیں ان کے متعلقہ محصولات کے دائرہ اختیار میں تشخیص کرنے والے حکام قرار دیا گیا تھا۔ جیسا کہ اصل میں نافذ کیا گیا تھا، دفعہ 2- (4)، اظہار "کلکٹر" کا وہی معنی ہونا تھا جو یونائیٹڈ پروونس لینڈ ریونیو ایکٹ 1901 میں تھا۔ دفعہ 44، صوبائی حکومت کو ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے قواعد بنانے کا اختیار دیا گیا تھا، اور خاص طور پر، دوسروں کے درمیان، "ایک سے زیادہ تشخیص کرنے والے اتھارٹی کے دائرہ اختیار میں زرعی آمدنی رکھنے والے ٹیکس دہندہ کی صورت میں کس کے ذریعے اور کس جگہ پر تشخیص کی جائے گی" کا اختیار دیا گیا تھا "دفعہ 18، (a)(1) cl.، جو حکومت نے کے تحت اختیارات کے استعمال میں وضع کیا ہے۔ دفعہ 44، یہ فراہم کیا گیا تھا، جہاں تک یہ مادی ہے، وہ ذیلی دفعہ 2 دفعہ 14 کے کے تابع ہے، ایک ٹیکس دہندہ کا اندازہ عام طور پر اس ضلع کے کلکٹر کے ذریعے کیا جائے گا جس میں وہ مستقل طور پر رہتا ہے۔

اتر پردیش کی ریاستی حکومت (سابق متحدہ صوبے) نے 8 جون 1953 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے ذیلی دفعہ 1 ذیلی دفعہ (a) 14 کے تحت ایک کے کو مقرر کیا۔ 1901 کے یونائیٹڈ پروونس لینڈ ریونیو ایکٹ III کے (اے) نے ضلع بہرائچ میں ایڈیشنل کلکٹر بننے کا اختیار دیا اور اسے تمام اختیارات کا استعمال کرنے اور "تمام قسم کے معاملات میں" کلکٹر کے تمام فرائض انجام دینے کا اختیار دیا۔ کلکٹر کے زیر اثر اختیار کو استعمال کرنے کا دعویٰ کرنا۔ دفعہ 14 سال 1949، ایکٹ III کے مطابق، ایڈیشنل کلکٹر نے 25 فروری 1954 کے حکم نامے کے

ذریعے ٹیکس دہندہ کی خالص زرعی آمدنی کا تخمینہ 3-10-2,81.110 روپے لگایا۔ اور اسے 2.0-1,36,390 روپے ادا کرنے کا حکم بطور زرعی انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس۔

اس حکم کے جواز کو 1960 کے ٹیکس دہندہ نے الہ آباد میں عدالت عالیہ کے سامنے پیش کردہ آئین کی ریاست کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک درخواست کے ذریعے چیلنج کیا تھا۔ ٹیکس دہندہ اور دیگر کی اس دلیل کو کہ بہرائچ کا ایڈیشنل کلکٹر 1949 کے ایکٹ III کے تحت زرعی انکم ٹیکس کا اندازہ لگانے کے لیے قانون کے ذریعے مجاز اتھارٹی نہیں تھا، ہائی کورٹ نے ایڈیشنل کلکٹر جے شاہ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے سریشیویری (درخواست طلب مثل) کی رٹ جاری کی کیونکہ اس کی رائے میں، جہاں کسی ٹیکس دہندہ کی جائیداد کئی اضلاع میں واقع ہے، 1949 کے ایکٹ III کے تحت تشخیص کرنے والے اتھارٹی کے طور پر کلکٹر "اضافی علاقائی" دائرہ اختیار کا استعمال کرتا ہے، لیکن چونکہ کے سی چودھری، ایڈیشنل کلکٹر کو اس اضافی علاقائی دائرہ اختیار کے ساتھ سرمایہ کاری نہیں کی گئی تھی، اس لیے زرعی انکم ٹیکس کا جائزہ لینے والی متنازعہ کارروائی غیر مجاز تھی۔ ریاست اتر پردیش نے تشخیص کو کالعدم قرار دینے کے حکم کے خلاف اس عدالت میں اپیل کرنے کے لیے ہائی کورٹ سے اجازت حاصل کی۔

ریاست اتر پردیش کی جانب سے، یہ درخواست کی جاتی ہے کہ اس کی وجہ سے ایک ایڈیشنل کلکٹر۔ دفعہ 14(a) 1901 کے یونائیٹڈ پروونس لینڈ ریونیو ایکٹ III کا، ایسے تمام اختیارات کا استعمال کرنے اور ریاستی حکومت کی ہدایت کے مطابق مقدمہ یا مقدمات کی کلاسوں میں کلکٹر کے ایسے تمام فرائض انجام دینے کا مجاز ہے، اور ریاستی حکومت نے مسٹر چودھری کو ایڈیشنل کلکٹر کو تمام اختیارات استعمال کرنے اور "تمام قسم کے معاملات میں" کلکٹر کے تمام فرائض انجام دینے کا اختیار دیا ہے، وہ افسر 1901 کے ایکٹ III کے تحت کلکٹر کے اختیارات کا استعمال کر سکتا ہے، جس میں ہائی کورٹ نے "اضافی علاقائی" اختیارات بھی شامل ہیں۔ اس دلیل پر کسی بھی رائے کا اظہار کرنا غیر ضروری ہے، کیونکہ ریاست اتر پردیش کی مقننہ نے، ہائی کورٹ کے ذریعے مقدمات کے اس گروپ میں دیے گئے فیصلے کے بعد سے، 1956 کے ایکٹ XIV کے ذریعے یونائیٹڈ پروونس ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ (1949) کا یو پی ایکٹ III) میں ترمیم کی ہے، جس میں ترمیم شدہ دفعات کو ماضی سے متعلق عمل دیا گیا ہے۔ ترمیم کے ذریعے، cl-4 کا دفعہ 2 اصل ایکٹ کی جگہ دو شقیں، cl-4 لگائی گئی ہیں دفعہ 4

اور cl-4(a)، اور cl-4-a قانون سازی کرتا ہے کہ "کولیکٹر" کے اظہار میں ہمیشہ 86 ہوگا اور سمجھا جائے گا۔ معنی جیسا کہ یو۔ پی لینڈریونیوا ایکٹ، 1901 میں ہے اور اس میں مذکورہ ایکٹ کے تحت اتر پردیش کا مقرر کردہ ایک ایڈیشنل کلکٹر شامل ہوگا۔ دفعہ 10 (1) (b)، کئے گئے تمام احکامات، اور دیگر اقدامات یا کی گئی کارروائی، جاری کردہ ہدایات یا بنیادی ایکٹ کے تحت یا اس کے مطابق استعمال ہونے والے دائرہ اختیار، بنیادی ایکٹ کے دفعات یا اس ایکٹ کی ترمیم سے قبل اس کے تحت بنائے گئے کسی اصول کو ہمیشہ اتنا ہی اچھا اور جائز قانون سمجھا جانا چاہیے گویا کہ ترمیم شدہ ایکٹ تمام مادی تاریخوں پر نافذ تھا۔ بس۔ دفعہ 10، ذیلی دفعہ 1 (a)، ترمیم شدہ ایکٹ کے، یہ فراہم کیا گیا ہے کہ 18 یو۔ پی۔ ایگریکلچرل انکم ٹیکس رولز، 1949 کے مطابق، "کلکٹر" کے اظہار میں ایک ایڈیشنل کلکٹر شامل سمجھا جائے گا اور یہ ذیلی دفعہ 2 کے ذریعے نافذ کیا گیا ہے۔ جہاں کسی ایڈیشنل کلکٹر کی طرف سے اس کے تحت اختیارات کے مطلوبہ استعمال میں کی گئی کسی تشخیص کی صداقت یا قانونی حیثیت کے بارے میں کوئی سوال پیدا ہوا ہو۔ دفعہ 14 یا cl کے تحت بنائے گئے قواعد دفعہ 2 کے۔ میں سے 1949.44 کے ایکٹ III کے تحت، اس کا تعین اس طرح کیا جائے گا جیسے اس ترمیم شدہ ایکٹ کی دفعات تمام مادی تاریخوں پر نافذ تھیں۔ ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے، مقننہ نے ایسی زبان میں قانون سازی کی ہے جو صاف اور واضح ہے کہ 1901 کے ایکٹ III کے تحت کلکٹر کے اختیارات کے ساتھ سرمایہ کاری کرنے والے ایڈیشنل کلکٹر کے ذریعے کی جانے والی تشخیص کی کارروائی کو ہمیشہ مناسب طریقے سے لیا گیا۔

عدالت ہائی کورٹ کے اس حکم کی اپیل پر غور کر رہی ہے جس میں اس تشخیص کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیا گیا تھا کہ ایڈیشنل کلکٹر کے پاس زرعی انکم ٹیکس کا اندازہ لگانے کا کوئی اضافی علاقائی اختیار نہیں تھا۔ یہ سچ ہے کہ ہائی کورٹ کے اپنا فیصلہ سنانے کے بعد 1949 کے ایکٹ III میں ترمیم کی گئی تھی۔ لیکن اس اپیل سے نمٹنے کے لیے، ہم ترمیم شدہ قانون پر غور کرنے کے پابند ہیں جیسا کہ آج ہے (اور جسے ہر مادی وقت پر ایسا سمجھا جانا چاہیے) اور ترمیم شدہ دفعات میں مقننہ کے واضح طور پر ظاہر کردہ ارادے کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے نافذ کرنے کے پابند ہیں۔ اس کے مطابق ہمارا ماننا ہے کہ ایڈیشنل کلکٹر 1949 کے یونائیٹڈ پروونس ایگریکلچرل انکم

ٹیکس ایکٹ ۱۱۱ کے تحت زرعی انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس ادا کرنے کے لیے ٹیکس دہندہ کی ذمہ داری کا اندازہ لگانے کا اہل تھا۔

تشخیص کنندہ کے لیے، یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس سے پہلے کہ ہائی کورٹ میں ریاستی حکومت کی طرف سے فیصلے پر نظر ثانی کے لیے درخواست جمع کرائی گئی تھی۔ 11 ترمیم شدہ ایکٹ، اور ہائی کورٹ نے ریاست اتر پردیش کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے اور اس عدالت میں اس فیصلے کی درستگی کو چیلنج کرنے کے لیے مزید کارروائی شروع نہیں کی گئی ہے، یہ ہمارے لیے اپیل کے تحت دیے گئے فیصلے کو عدم قرار دینے کے لیے کھلا نہیں ہے۔ اس عرضی کی حمایت میں، یہ استدعا کی جاتی ہے کہ عدالت یا اختیار آفسر کے فیصلے سے متاثر کسی شخص کے لیے ترمیم ایکٹ کی دفعات کے مطابق کسی حکم کی اصلاح کے لیے فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست ہی واحد علاج ہے، اور اگر کسی وجہ سے، نظر ثانی کے لیے وہ درخواست دائر نہیں کی جاتی ہے یا دائر اور مسترد کر دی جاتی ہے، تو یہ کسی عدالت یا اتھارٹی کے لیے کھلا نہیں ہے جو ترمیم ایکٹ کی روشنی میں تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے اس فیصلے کے خلاف اپیل کے اختیارات کا استعمال کرتی ہے۔

دفعہ 11، جہاں تک یہ مادی ہے، فراہم کرتا ہے: "جہاں اس ایکٹ کے آغاز سے پہلے، کسی عدالت یا اتھارٹی نے پرنسپل ایکٹ کے تحت کسی بھی کارروائی میں، ایڈیشنل کلکٹر کی طرف سے کی گئی کسی بھی تشخیص کو محض اس بنیاد پر الگ کر دیا ہے کہ تشخیص کرنے والے اتھارٹی کو تشخیص کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا، کارروائی کا کوئی بھی فریق، کسی بھی وقت، ایکٹ کے آغاز سے 90 دن کے اندر، اس ایکٹ کی دفعات کی روشنی میں کارروائی کے جائزے کے لیے عدالت یا اتھارٹی کو درخواست دے سکتا ہے، اور جس عدالت یا اتھارٹی کو درخواست دی گئی ہے، وہ اسی کے مطابق کارروائی کا جائزہ لے گی"

انحصار کرتے ہیں۔ دفعہ 11، ریاست اتر پردیش نے، یہ سچ ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے پر نظر ثانی کے لیے درخواست جمع کرائی تھی اور ہائی کورٹ نے اس درخواست کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا، "وہ سیکشن (دفعہ 11) تاہم صرف ان معاملات پر لاگو ہوتا ہے جن میں پرنسپل ایکٹ کے تحت کسی بھی کارروائی میں تشخیص کو الگ کر دیا گیا ہے۔ ہمارے سامنے موجود

مقدمات میں، تشخیص کو پرنسپل ایکٹ کے تحت کسی بھی کارروائی میں الگ نہیں کیا گیا ہے بلکہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اس عدالت میں موجود دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ تینوں درخواستیں قابل قبول نہیں ہیں۔۔۔ " ہمیں درستگی پر کوئی رائے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ نظریہ، کیونکہ ہمارے فیصلے میں، ٹیکس دہندہ کی ریاست کی یہ دلیل ایک منفی حکم کو الگ کرنے کے لیے جو ترمیم شدہ ایکٹ 1956 کے دیگر کی دفعات سے مطابقت نہیں رکھتا ہے، جائزے کے لیے ایک کارروائی پر زور دیتی ہے۔ دفعہ 11 واحد علاج ہے جو متاثرہ فریق کے لیے کھلا ہے، طاقت کے ساتھ ہے۔ اپیل کی عدالت، ایک اپیل میں صحیح طریقے کا موقف ہے کہ اگر اس کے سامنے، قانون کو نافذ کرنا چاہیے جیسا کہ قانون نے کسی مرحلے پر کی سماعت سے پہلے کیا ہے۔ اپیل میں پچھلی نظر سے ترمیم کی گئی ہے، جس کا مقصد اس حکم سے پہلی بار کے اختیار یا ٹریبونل کو عطا کرنا ہے جس کے بارے میں اپیل دائر کی گئی ہے جس کا دائرہ اختیار اس کے پاس اصل میں نہیں تھا اور موجودہ جائزے کی طرح ترمیم شدہ قانون کا دفعہ 11 ترمیم شدہ قانون کی روشنی میں اپیل سے نمٹنے کے اپیلٹ عدالت کے اختیار کو متاثر نہیں کرتا ہے۔

ہماری طرف سے ظاہر کردہ نقطہ نظر میں، اس اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے۔ چونکہ اپیل کنندہ کسی ایسے قانون پر انحصار کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے جو ہائی کورٹ کے فیصلے کی تاریخ کے بعد نافذ کیا گیا تھا، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

